بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی — یوم پنجشنبہ

نمبر ۹۸	۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء	۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ	۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش	جلد ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۱ھش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مرکزی مساجد میں موجودہ نازک ایام کے متعلق التزام سے دُعائیں کی جاتی ہیں۔ بیرونی احباب کو بھی دُعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے۔

سید عبد اللہ شاہ صاحب دار الانوار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

زمانۂ حال کے عالمگیر عذاب سے قبل بعثتِ رسول کا مطالبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح ارشادات کی تکذیب مولوی محمد علی صاحب کی زبان سے

حیرت

سمجھ میں نہیں آتا مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کو ہو کیا گیا ہے۔ ان کا دعوےٰ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر تحریر وہ اپنے سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ اور اس سے سر مو انحراف جائز نہیں سمجھتے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واضح سے واضح تحریرات کو دیدہ دانستہ نہ صرف پس پشت ڈال دینے بلکہ ان کے متعلق تمسخر و استہزاء کرنے کے لئے انہوں نے کمر باندھ رکھی ہے وہ اس بے باکی سے ان کے خلاف قلم اور زبان چلاتے اور اعتراض پر اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ بے حد حیرت ہوتی ہے۔

تازہ مثال

اس قسم کی تازہ مثال "پیغام صلح" ۱۴ اپریل نے پیش کی ہے۔ جس میں مولوی صاحب کا ۲۷ مارچ کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس خطبہ میں مولوی صاحب نے تشخیص امراض کا کمال ظاہر کرتے ہوئے اعلان کیا:-

"دو بیماریاں قادیانیوں کی مجھے اس سفر میں بھی نظر آئیں۔ ایک بیماری تو یہ ہے کہ جب کبھی ذکر کرو۔ کہ یہ عذاب الٰہی ہے جو آج دُنیا پر مسلط ہے۔ قرآن کی کسی پیشگوئی کی طرف توجہ دلاؤ۔ کسی مرزا صاحب کی پیشگوئی کا ذکر کرو۔ کہ جس میں اس عذاب کی خبر دی گئی ہو۔ تو فوراً سوال کرتے ہیں "رسُول کہاں ہے" اس سوال کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ اگر یہ مطلب ہے۔ کہ رسُول زندہ ہونا چاہیئے۔ تو اسے کو نکالیں۔ کہ وُہ کونسا زندہ رسُول ہے جس کو پیش کرنا چاہتے ہیں اور اگر فوت شدہ ہی کو پیش کرنا ہے۔ تو محمد رسُول اللہ نے کیا قصور کیا ہے کہ آپ کی رسالت کو نہ منوایا جائے"

اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"مجھے ان لوگوں (احمدیوں) کی سمجھ نہیں آتی۔ کچھ سمجھ سے کام نہیں لیتے۔ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ محمد رسُول اللہ صلعم کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب اور رسُول آنا چاہیئے۔ یا یہ کہیں کہ عذاب کے وقت زندہ رسول چاہیئے۔ کیونکہ اگر فوت شدہ کو ہی قبول کرنا ہے۔ تو محمد رسُول اللہ صلعم کو کیوں چھوڑتے ہیں اگر عذاب کے آنے کے وقت زندہ رسُول ہونا چاہیئے۔ تو وُہ کہاں ہے۔ یا تو کہو۔ کہ تمہارا خلیفہ رسُول ہے۔ ورنہ رسُول اُسی کو ماننا پڑے گا جس کی پیشگوئی ایسے عذاب کے آنے کی ہے۔۔۔ لیکن دل میں کیا ہے جس کو ظاہر نہیں کرتے۔ دل میں یہ ہے۔ کہ محمد رسُول اللہ کی رسالت اب معاذ اللہ نکمی ہے۔ جب تک ایک اور رسول پر ایمان نہ لایا جائے یعنی حضرت مرزا صاحب پر۔۔۔۔۔ بہر حال یہ ایک بیماری ہے۔ جو اس قوم کو لگی ہوئی ہے۔ کہ جب کہو۔ عذاب آیا ہے کہتے ہیں۔ رسُول کہاں ہے"

چونکہ مولوی صاحب "ایک ہی بیماری" کی تشریح کرتے ہوئے دُور نکل گئے۔ اس لئے ہم بھی اس وقت صرف اسی بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری بیماری کے متعلق پھر کبھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی تکذیب

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مندرجہ بالا الفاظ میں جس قدر زور صرف کیا ہے۔ اور جس غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے دیدہ دانستہ اور بعقد ہو کر ایک ایسی حقیقت اور صداقت کا نام "بیماری" رکھا ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ کئی بار بڑے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ دیدہ دانستہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جس سفر اور جس واقعہ کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس میں ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ پیش کیا گیا۔ مگر مولوی صاحب نے نہ اس وقت اس کی کوئی پروا کی۔ اور نہ خطبہ پڑھتے وقت کی۔ بلکہ جو کچھ بھی خلاف کہہ سکتے تھے۔ کہا۔ حتیٰ کہ طعن و تشنیع، تمسخر و استہزاء پر بھی اُتر آئے۔ کہیں سوال کے سمجھ میں نہ آنے پر بگڑے۔ کہیں "زندہ رسول کو نکالیں" کا مطالبہ کیا۔ کہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نعوذ باللہ "قصور" پوچھنے لگے۔ کہیں تمام جماعت کو عقل و سمجھ سے عاری کہدیا۔ کہیں دوسروں کے مونہہ میں یہ لقمہ ڈالنے کی کوشش کی "کہ" یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم کا زمانہ ختم ہو گیا۔ یا یہ کہو۔ کہ تمہارا خلیفہ رسول ہے" حتیٰ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کی بھی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے۔ کہ ھل شققت قلبہ۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا۔ یہ بھی کہدیا۔ "کہ" دل میں یہ ہے۔ کہ محمد رسول اللہ کی رسالت اب معاذ اللہ نکمی ہے"

مگر حقیقت کیا ہے۔ یہ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جس بات کو بیماری قرار دیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ "کہ" جب کہو۔ عذاب آیا ہے کہتے ہیں۔ رسول کہاں ہے۔" اور پھر اس کے خلاف بہت طول طویل حاشیہ آرائی کی ہے اس کے متعلق اس بات کی ایک ذرہ پروا نہیں کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں کیا فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ جو آیت مولوی صاحب نے پیش کی ہے۔ اور جو یہ ہے کہ ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ اس کے متعلق بھی یہ گوارا نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کو تو دیکھ لیا جائے۔

بیماری کسے لاحق ہے

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالے پیش کر کے مولوی صاحب سے گزارش کی جاتی ہے۔ کہ ایک طرف وہ ان کو رکھیں۔ اور دوسری طرف اس تنقید کو جو انہوں نے موجودہ زمانہ کے عذاب سے پہلے رسول کے مبعوث ہونے کے مطالبہ کے خلاف کی ہے۔ اور پھر بتائیں کہ بیماری انہیں اور ان کے ساتھیوں کو لاحق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کر رہے ہیں۔ یا جماعت احمدیہ کو۔ جو وہی کہتی ہے جسے خدا تعالیٰ کے حکم عدل نے پیش کیا۔

عذاب سے پہلے رسول کا آنا سنت اللہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا۔ صرف میرے دعوے کے بعد ہوا۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۳)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا آنا ضروری ہے

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسری طرف یہ بھی فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن شریف میں ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ کے گزشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

یورپ کا عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے

تحریر فرماتے ہیں:۔

"عام طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ہم کسی قوم پر عذاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں فسق و فجور کی خواہش پیدا کر دیتے ہیں۔ تب وہ اتباع الشہوات اور بے حیائی کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ تب اس وقت ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ امور بھی یورپ میں کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ جو بالطبع عذاب کے مقتضی ہیں۔ اور عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے۔ اور وہی رسول مسیح موعود ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

آخری زمانہ کا رسول مسیح موعود ہے

تحریر فرماتے ہیں۔

"اسی طرح قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیدا۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

"جب کسی قوم کی ضلالت کمال تک پہنچتی۔ اور وہ اپنے گناہوں سے باز نہیں آتی۔ تو سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی مسیح موعود کا آنا ضروری ٹھہرتا ہے۔ یعنی بموجب آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶)

تمام نبیوں کا اتفاق

"خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں۔ کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اس طرح پر جاری ہے۔ کہ جب دنیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے۔ اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں۔ تب اس زمانہ میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے۔ اور کوئی حصہ دنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے۔ تب اس کا مبعوث ہونا دوسرے شریر لوگوں کی سزا دینے کے لئے بھی جو پہلے مجرم ہو چکے ہیں۔ ایک محرک ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے گزشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے۔ اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں۔ کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے زیادہ میرا مطلب نہ تھا۔ کہ ان زلزلوں کا موجب میری تکذیب ہو سکتی ہے یہی قدیم سے سنت اللہ ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ سوسان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اگرچہ اصل سبب ان پر عذاب نازل ہونے کا ان کے گزشتہ گناہ تھے۔ مگر یہ زلزلے ان کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان تھے۔ کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۱)

تلاش نبی کے متعلق ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ بغیر عذاب کو نہیں لاتا۔ بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت کو پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۸)

آخری گزارش

ان تمام حوالجات کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب خدا کا خوف دل میں رکھ کر بڑے غور و فکر کے ساتھ پڑھیں۔ اور پھر دیکھیں کہ جماعت احمدیہ کے جس مطالبہ کو انہوں نے بیماری قرار دے کر اس قدر اس کے خلاف زور لگایا۔ وہ بعینہٖ وہی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری حوالہ میں موجود ہے۔ اب مولوی صاحب یا تو یہ لکھیں۔ کہ وہ بیماری جو انہیں جماعت احمدیہ میں نظر آئی۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لاحق تھی۔ یا پھر یہ اقرار کریں۔ کہ انہوں نے بلاوجہ اس قدر غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ اور وہ کچھ کہا جو انہیں نہیں کہنا چاہیئے تھا۔

انگلستان کے ایک نو مسلم بھائی کا انتقال

لنڈن ۲۶ اپریل۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

ایک نو مسلم انگریز بھائی مسٹر بینکس کینٹ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم نے نماز جنازہ پڑھی۔ احباب بھی نماز جنازہ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از حضرت صوفی نبی بخش صاحب مہاجر
مرسلہ صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

۷۔ ایک دفعہ میں نے اپنا ایک خواب بیان کیا۔ کہ کوئی شخص مجھے خواب میں کہتا ہے اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو۔ تو بعد نماز عشاء دس رکعت نفل پڑھے۔ اور تین سو دفعہ درود شریف پڑھے۔ حضور نے فرمایا۔ ۳۰۰۔ سو مرتبہ استغفار کا بھی اضافہ کر لو۔

۸۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا۔ کہ جب ہم پرانے پیروں سے ملا کرتے تھے۔ تو وہ کچھ نہ کچھ وظیفہ بتایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ بعد نماز عشاء، تازہ وضو کرو۔ اور تین سو دفعہ استغفار اور تین سو بار درود شریف پڑھو۔ اور بعد نماز صبح سورۂ یٰسین اور سورہ واقعہ پڑھا کرو۔

۹۔ ایک دفعہ صبح کی نماز کے وقت حضور تشریف لائے۔ اور میرے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا۔ تہجد یوں بھی پڑھا کرتے ہیں۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ تین دفعہ دوسری رکعت میں سات دفعہ...... یہاں تک ہی فرمایا تھا۔ کہ تکبیر ہو گئی۔ اور لوگ نماز میں مشغول ہو گئے۔

۱۰۔ ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔ کہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھو۔ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ واللیل والضحیٰ۔ قل یاایھا الکافرون۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص۔ قل اعوذ برب الناس۔ پھر قل اعوذ برب الفلق۔

۱۱۔ ایک دفعہ بہت سے دوست حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے لاہور سے تشریف لائے۔ اس دن چونکہ حضور علیہ السلام کی طبیعت علیل تھی۔ اس لئے حضور کے حکم کے مطابق سب اندر چلے گئے۔ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا۔ ابھی مجھے الہام ہوا ہے۔ سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم۔ اس کے بعد سب نے اجازت چاہی۔ چند قدم واپس جا کر مجھے یاد آیا۔ اور پھر میں واپس گیا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور! اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے حضور اس کا نام تجویز فرمائیں۔ فرمایا۔ اس کا نام عبدالسلام رکھو۔

۱۲۔ ایک دفعہ حضرت اقدس سیر کرنے کے لئے گول کمرہ سے نکل کر چند قدم ہی چلے تھے۔ کہ کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا وہ بادشاہ جو میرے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ وہ مجھے گھوڑوں پر چڑھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اتنا فرمایا۔ اور چل پڑے اس وقت ہم تین شخص تھے۔ جن میں سے ایک مرزا خدا بخش صاحب بھی تھے۔

۱۳۔ لاہور میں ایک دفعہ سخت ہیضہ پڑا۔ میں نے دعا کے لئے کارڈ لکھا۔ اس کے جواب میں حضور نے لکھا کہ ہم نے دعا کی ہے۔ چنانچہ ہم سب گھر والے محفوظ رہے۔ حالانکہ اس وقت موچی دروازہ میں ہیضہ کی وجہ سے سخت تباہی اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

۱۴۔ ایک دفعہ چند اشخاص ساکن موچی دروازہ لاہور میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ ایک مسجد کے مقدمہ میں فریق مخالف ایک بڑے انگریز وکیل کو چیف کورٹ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہم چونکہ غریب ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے آپ حضرت صاحب کی خدمت میں ہماری طرف سے دعا کے لئے عرض کریں۔ چنانچہ میں نے یہ ساری کیفیت ایک کارڈ پر لکھ کر دعا کے لئے لکھ دیا۔ چند روز کے بعد وہ انگریز وکیل مر گیا۔ اور مقدمہ ان غریب آدمیوں کے حق میں ہو گیا۔

۱۵۔ ایک دفعہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضؓ اور میں نے ڈھاب کے پانی سے وضو کیا (اس وقت موجودہ ٹک ڈپو کے پیچھے ایک بہت بڑی ڈھاب ہوتی تھی۔) ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ جب ہم ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ یہ دہ در دہ کا مسئلہ درست ہے۔ لیکن جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ بارش کے سبب سے اس ڈھاب کا پانی طرح طرح کی غلاظت لے کر آتا ہے۔ تو پھر اس پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۲ء میں خاکسار معہ اہل و عیال حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری اہلیہ مرحومہ نے بیعت کی۔ میرا لڑکا محمد شریف اس وقت دودھ پیتا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ اس کا کیا نام ہے۔ میری اہلیہ نے عرض کیا۔ ذوالقرنین۔ حضور نے فرمایا:۔ ذوالقرنین تو ہمارا نام ہے۔ اس کا نام محمد شریف رکھو۔ چنانچہ اس کا نام محمد شریف ہی رکھا گیا۔

۱۷۔ ایک دفعہ میں اور چند دیگر اصحاب بیٹھے تھے۔ کہ حضور نے فرمایا۔ سردی کے موسم میں ایک آفتابہ مٹی کا پانی سے بھر کر اور انگیٹھی میں چند کوئلے سلگا کر اس کے اوپر رکھ دو۔ جب اٹھو گے۔ پانی گرم پاؤ گے۔ اور وضو کرنے میں تکلیف نہ ہو گی۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔ فالمدبرات امرًا۔ اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے والوں کی قسم کھاتا ہے۔

۱۸۔ ایک دفعہ میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ میں خلوت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ اندر آ جاؤ۔ اتفاق سے کھڑکی کھلی رہ گئی۔ اور میرے ساتھ ہی اور بھی کئی اصحاب اندر آ گئے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ والد صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہم نے لڑکے کو اچھی تعلیم دی۔ مگر جب سے ملازم ہوا ہے۔ ہماری کوئی خدمت نہیں کی۔ اور بیوی کہتی ہے۔ کہ تو اچھا احمدی ہوا ہے۔ کہ جو کچھ میرے پاس زیور وغیرہ تھا۔ وہ بھی بک گیا ہے۔ اور خود میں یہاں دیکھتا ہوں۔ کہ سلسلۂ احمدیہ کی خدمت کے لئے حضور کے مرید ہزاروں روپیہ قربان کرتے ہیں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دگنی تگنی تنخواہ دے۔ تو میں بھی خدمت کر سکوں۔ حضور نے فرمایا بہت اچھا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ آپ یاد بھی دلاتے رہنا۔ اس وقت میری تنخواہ ۵۵ روپیہ تھی۔ پھر لاہور پہنچ کر ایک کارڈ یاددہانی کے طور پر لکھا تو اسی اثناء میں مجھے یوگنڈا افریقہ ریلوے کی طرف سے ۱۲۰ روپے تنخواہ اور ۴۵ روپیہ بطور الاؤنس کی ملازمت مل گئی۔ جب مجھے پہلی تنخواہ ملی۔ تو میں نے فوراً جا کر حضور کے سامنے نذرانہ رکھ دیا۔ جو کہ میرے دل میں تھا۔ اور اس کے بعد میں افریقہ چلا گیا۔ جب تک میں وہاں رہا۔ سہ چند تنخواہ ملتی رہی۔ یہ حضور کی قبولیت دعا کا معجزہ ہے۔

۱۹۔ جب میں افریقہ سے ۱۹۰۴ء میں واپس آیا۔ تو چند یوم کے لئے ریویو آف ریلیجنز میں کلرک ہو گیا۔ اسی اثناء میں بابو اویناش چندر صاحب سپرنٹنڈنٹ جو کہ ایک مشہور بنگالی کائستھ تھے۔ ان کی طرف سے میرے نام ایک کارڈ آیا۔ کہ تم جوگی ہو گئے۔ یا ہمیشہ کے لئے قادیان میں رہنا ہے۔ ہمیں اطلاع دو۔ کیونکہ ہمیں تمہاری ملازمت کا بہت فکر ہے۔ میں نے وہ کارڈ حضرت اقدس کو دکھلایا۔ حضور نے فرمایا۔ آپ اسی وقت چلے جائیں میں نے عرض کیا۔ کہ (گاڑی کا) وقت بہت کم ہے۔ فرمایا۔ جب ہم جوان تھے۔ تو بہت تیز تیز چلا کرتے تھے۔ میں نے پھر خوف کے لہجہ میں یہی عرض کیا۔ تو حضور نے بھی مکرر فرمایا۔ کہ جب ہم جوان تھے۔ تو تیز تیز چلا کرتے تھے۔ اس پر میں اسی وقت چل پڑا۔ جب نہر کے پل سے پار ہوا۔ تو ایسا معلوم ہوا۔ کہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین خود بخود نکلی جا رہی ہے۔ میں ایسی حالت میں بٹالہ کے سٹیشن پر پہنچا کہ جب گاڑی ابھی آ کر ٹھہری ہی تھی۔ میں نے بغیر گنتی کئے کرایہ کے لئے کچھ رقم کلرک کے آگے رکھ دی۔ کلرک نے یکدم ٹکٹ دیدیا۔ ٹکٹ لیکر گاڑی کے ایک کمرہ کی طرف بڑھا۔ اور فوراً ہی کسی شخص نے اندر سے دروازہ کھولدیا۔ میر الیسٹر ملتان کے ایک معزز بلوچی رئیس نے پکڑ لیا۔ اور اندر جگہ دیدی جب میں اندر بیٹھ گیا۔ تو گاڑی چل پڑی۔ میرے نزدیک یہ بھی حضور کا معجزہ ہی تھا۔

ایمان کی طاقت

روم کے بادشاہ قیصر کا دربار لگا ہوا تھا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قاصد ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہائت جرأت اور دلیری سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تبلیغی خط ان کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں تحریر تھا کہ اے بادشاہ اس وقت اللہ تعالےٰ نے مجھے دُنیا کی ہدائت کے لئے مامور فرمایا ہے۔ آپ کے لئے بہتر طریق یہ ہے۔ کہ اس صداقت اور حق کو قبول کر لیں اور اسلام کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو کر اپنی رعایا کو بھی اس کی تلقین کریں۔ قیصر نے یہ نامہ پڑھا۔ تو اس کے دل میں یہ جستجو پیدا ہوئی۔ کہ اس مدعیٔ نبوت کے حالات اس کے ایسے رشتہ داروں سے معلوم کرنے چاہئیں جو اس پر ایمان لانے والے نہ ہوں۔ بلکہ مخالف اور معاند ہوں چنانچہ اس نے اپنے درباریوں سے اس خواہش کا اظہار کیا۔ اور وہ ابوسفیان اور اس کے چند ساتھیوں کو جو تجارت کی غرض سے اس ملک میں آئے ہوئے تھے دربار میں لے آئے۔ قیصر نے منجملہ اور سوالات کے ابوسفیان سے یہ دریافت کیا۔

قیصر۔ کیا اس مدعیٔ نبوت (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ایمان لانے والے بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں۔

ابوسفیان۔ ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔

قیصر۔ کیا اسلام قبول کر لینے کے بعد اس مذہب سے ناراض ہو کر کوئی مرتد بھی ہوتا ہے؟

ابوسفیان نہیں مرتد تو کوئی نہیں ہوتا

ابوسفیان سے یہ جواب سنکر قیصر کی زبان سے بے ساختہ یہ فقرہ نکلا وکذالک الایمان حین تخلط بشاشۃ القلوب لا یسخطہ احدٌ۔ کہ سچے ایمان کی یہی تو علامت ہے۔ کہ جب وہ دل میں دھس جاتا ہے۔ تو پھر اس سے کوئی ناراض اور مرتد نہیں ہوتا

لاریب ایمان کی طاقت بہت بڑی طاقت اور اس کی شوکت بہت بڑی شوکت ہے۔ وہ ایک ایسی لازوال اور غیر فانی قوت ہے۔ کہ جب وہ حقیقی رنگ میں کسی دل میں سما جاتی ہے۔ تو پھر وہ اس کے مقابلہ میں کسی طاقت اور قوت کو خیال میں نہیں لاتی۔ لیکن کیا یہ ایمانی طاقت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ نہیں بلکہ اس کے لئے خدا تعالےٰ کے کسی فرستادہ اور امام کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ جو یہ عشق کی چنگاری عرشِ الٰہی سے لاکر انسانی قلوب میں ڈالتا ہے۔ جو تھوڑے ہی عرصہ میں آتش فشاں پہاڑ کی طرح اپنے ماحول پر چھا جاتی ہے۔ اور جو چیز اس کی لپیٹ میں آجاتی ہے۔ وہ اس میں مدغم ہوتی چلی جاتی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (صحیح بخاری جلد ۲) کہ امام ایک ایسی ڈھال اور سپر ہے۔ کہ اس کی راہنمائی میں دشمن سے کامیاب مقابلہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ جب دُنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد بپا ہو۔ اور سلامتی اور حفاظت کا کوئی راستہ نظر نہ آتا ہو۔ تو اس وقت کیا کیا جائے۔ تو آپ نے فرمایا تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام) یعنی ایسے وقت حفاظت اور سلامتی کا راستہ یہ ہے۔ کہ تم مسلمانوں کے اس گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ جو جماعت کے رنگ میں ہو۔ اور اس کا ایک امام ہو جس کی اطاعت وہ جماعت کرتی ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ ایمانی طاقت اور قوت تبھی پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ ایک امام کے ذریعہ سے قائم ہو۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کفار بھی ایک نظام کے ماتحت مسلمانوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ لیکن چونکہ صحیح معنوں میں انکا کوئی امام نہ تھا۔ اور ان میں ایمانی قوت نہ تھی۔ اس لئے باوجود کثرت اور سامانِ حرب کے وہ ناکامی پر ناکامی اٹھاتے تھے۔ اور گو بظاہر وہ ایک گروہ اور لشکر کی شکل میں ہوتے تھے۔ لیکن دل پراگندہ اور پریشان ہی تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ تحسبھم جمیعاً وقلوبھم شتّٰی۔ ذالک بانھم قومٌ لا یعقلون (الحشر ۲) کہ بظاہر تو یہ کفار ایک لشکر کی شکل میں متحد نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے دلوں میں یگانگت نہیں ہے۔ بلکہ اندرونی طور پر یہ پراگندہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ عقل اور شعور سے کام نہیں لیتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ مامور اور امام کے ماتحت اپنی طاقتوں کو جمع کر کے ایک مرکز پر جمع نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کے دل متحد نہیں ہیں۔ اور نہ اس حالت میں ہو سکتے ہیں۔

لیکن دُوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ ہیں۔ جو انہی کفار میں سے آئے ہوئے ہیں۔ وہ غریب اور نادار ہیں۔ ان میں بعض غلام اور بے کس ہیں۔ ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اور دنیوی وجاہت بھی ایسی ہے۔ کہ کفار انہیں ھم اراذلنا بادی الرای۔ یعنی اپنے کمین کہہ کر حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ وہی ادار اور مفلس لوگ جب ایمانی متاع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ تو ان بے کس اور کمزور لوگوں میں اس ایمان کی وجہ سے وُہ قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کہ باوجود اپنی بے سروسامانی کے۔ باوجود اپنی تعداد کے قلیل ہونے کے اور باوجود جنگی فنون سے ناواقفیت کے اپنے کثیر التعداد و مالدار اور ہر قسم کے جنگی سامان رکھنے والے مخالفوں پر غالب آتے ہیں۔ یہ ایمان کی قوت ہی تو تھی جس نے مٹھی بھر صحابہ کی جماعت کو تمام عرب کا سردار اور فاتح بنا دیا۔

جنگ بدر ہی کو دیکھ لو۔ صحابہ کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ پھر صحابہ کے پاس اپنی غربت اور ناداری کی وجہ سے جنگ کا سامان بھی پورا نہ تھا۔ کفار کی جماعت ہر طرح سامان حرب سے لیس تھی۔ لیکن ایک چیز میں کفار کا یہ لشکر جرار صحابہ کی کمزور جماعت سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اور وہ ایمان کی طاقت تھی۔ اسی ایمانی طاقت کے جلال سے جب وہ چھوٹی سی جماعت اپنے آہنی عزم کے ساتھ میدان جنگ میں اتری۔ تو بعض سرداران کفار نے اپنے لشکریوں کو جا کر کہا۔ کہ ان لوگوں سے لڑنا معمولی کام نہیں۔ کیونکہ رأیناالمنایا علی الحوایا۔ ہم نے مسلمانوں کے اونٹوں پر مردوں کو سوار نہیں دیکھا۔ بلکہ موتوں کو سوار دیکھا ہے اور ان کا یہ جائزہ بالکل درست اور صحیح نکلا۔ کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس جنگ کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ کفار اپنی تعداد کی کثرت کے باوجود مغلوب اور ذلیل ہوئے۔ اور مسلمان اپنی ناداری اور تعداد کی کمی کے باوجود غالب اور فاتح ہوئے۔

غرض قیصر روم کا یہ کہنا بالکل سچا ہے۔ کہ ایمان کی بشاشت جب دل میں سرایت کر جائے۔ تو پھر اسے کوئی طاقت اس سے جدا نہیں کر سکتی۔ انسان سب سے زیادہ موت سے خوف کھاتا ہے۔ لیکن ایک مومن کے نزدیک موت کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ اس کے نزدیک موت اس ابدی زندگی کا نام ہے۔ جس میں خدا کی رضا جیسی انمول اور قیمتی چیز اسے دستیاب ہوگی۔ اور موت کے بعد اسے وہ جنت نصیب ہوگی۔ جس میں الٰہی جلووں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے گا۔ وہ دن تو دراصل اس کی مرادوں کے برآنے کا اور اس کے مقصدوں کے حصول کا ہے۔ پھر اس سے خوف کیسا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام نے میدان کارزار میں کبھی اپنی اس دنیاوی زندگی کی پروا نہیں کی۔ اور اس کی بیسیوں مثالیں احادیث اور تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

آہ! میر قاسم علی صاحب مرحوم

حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم سلسلہ حقہ کے مشہور جرنلسٹ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مخلص شیدائی اور پرجوش و پر محبت خادم تھے۔ مضامین اخبار و رسائل اور تصنیف و تالیف کتب کے ذریعہ سے انہوں نے سلسلہ حقہ احمدیہ کی نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں۔ دین اسلام کی تائید میں انہوں نے عیسائیوں اور آریوں کا ایسا مقابلہ کیا۔ کہ خود دشمن بھی ان کے بیان کی خوبی اور ان کے دلائل کی قوت کا قائل تھا۔ مرحوم جب دہلی میں مقیم تھے۔ اس وقت عاجز کو جب کبھی تبلیغی دورے پر جانے کا اتفاق ہوتا تو مرحوم کے مکان پر ہی قیام ہوتا تھا۔ اور دیگر دوست بھی عموماً ان کے ہاں قیام کرتے۔ اور ان کی مہمان نوازی سے بہرہ ور ہوتے۔ اس وقت دہلی کے مسلمان۔ آریاؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مناظرات کے واسطے میر صاحب مرحوم کو ہی لے جایا کرتے تھے۔ اور ان کا دہلی میں ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ یقین کرتے تھے۔

مرحوم کو اس عاجز کے ساتھ محبت کا خاص تعلق تھا۔ اپنی عمر کے آخری سال میں ان کا معمول تھا۔ کہ روزانہ شام کو محلہ مسجد مبارک میں اپنی کتابوں کی دکان فاروق ایجنسی میں آ بیٹھتے۔ عاجز بھی وہاں ان کے پاس جا بیٹھتا۔ اور بعض دیگر احباب بھی آ جاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی باتوں اور کاموں کا ذکر رہتا۔ جو حاضرین کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا۔ ممبرانِ خاندان نبوت کے ساتھ مرحوم کا اخلاص حنیفانہ رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔

مرحوم کی اگرچہ نسبی اولاد نہ تھی۔ مگر اپنے بعض عزیزوں کے بچوں کو ان کی پیدائش کے زمانہ سے لے کر اس قدر محبت کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کی۔ کہ ان بچوں کو ہمیشہ یہی یقین رہا۔ کہ میر صاحب ہی ان کے باپ اور ان کی مرحومہ بیوی ان کی ماں ہے اور ان بچوں کو اچھے عہدوں پر ملازم کرایا۔ اور ان میں سے بعض کی اولاد کی بھی پرورش کی۔

علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنی حکمتوں کو بہتر جانتا ہے۔ اور ہم اس کی قضا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اور مرحوم کے جنت میں بلند مراتب کے واسطے۔ اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے واسطے اسی کے آگے دست بدعا ہیں۔

میرے خیال میں یہ ضروری ہوگا کہ مرحوم کی یاد میں اور انکی روح کو ثواب پہنچانے کے واسطے اخبار فاروق کے جاری رکھنے کا کچھ انتظام کیا جائے۔ فاروق کے ذریعہ سے سلسلہ حقہ کی بہت خدمت ہوئی ہے۔ اس کا قیام انشاء اللہ آئندہ بھی سلسلہ کے واسطے مفید اور بابرکت ہوگا۔

(مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہٗ

مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ کے لئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ (یکم مئی ۱۹۴۱ء سے آخر اپریل ۱۹۴۲ء تک) تیار کرکے زیادہ سے زیادہ ۱۰ مئی تک نظارت ہذا میں بھیج دیں۔ رپورٹ میں مندرجہ ذیل عنوان مدنظر رکھے جائیں (۱) ایام کارکردگی و رخصت و بیماری۔ (۲) مناظرات (۳) لیکچر (۴) دورہ کردہ مقامات کی تفصیل (۵) تبلیغ بذریعہ ملاقات (۶) تربیتی و تبلیغی درس (۷) سفر کی مقدار و نوعیت (۸) ایام قیام قادیان یا ہیڈکوارٹر (۹) تعداد نو مبائعین (۱۰) مضمون نویسی و مطالعہ (۱۱) کتنے افراد کو مبلغ بنایا۔ اور تبلیغ کے لئے نوٹ لکھائے۔ (۱۲) دیگر تحریکات سلسلہ میں کیا کارروائی کی۔ (۱۳) دوسری نظارتوں سے تعاون:

ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ اور تشخیصہ بجٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کے موجودہ سال کو شروع ہوئے تین ماہ ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ تاحال مجالس بیرون کی طرف سے سال رواں کے تشخیصہ بجٹ بہت کم مرکز میں موصول ہوئے ہیں۔ چنانچہ قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ازراہ کرم بغیر کسی مزید التواء کے جلد ہی اپنی اپنی مجالس کے بجٹ مرتب فرما کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے چندہ کی ادائیگی گو لازمی نہیں ہے۔ مگر خدام کو حسب توفیق اس میں حصہ ضرور لینا چاہیئے۔

ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

نظارت امور عامہ نے عرصہ تین سال سے احباب جماعت احمدیہ کو رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچانے اور مشورہ و امداد دینے کے لئے شعبہ رشتہ ناطہ قائم کیا ہوا ہے۔ اس شعبہ کے ذریعہ ابھی تک خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ جماعتوں کی طرف سے قابل شادی افراد کے متعلق اطلاعات بہت کم دی جاتی ہیں جس قدر زیادہ معلومات رشتہ ناطہ کے بارے میں اس صیغہ کو حاصل ہوں گی۔ اسی قدر سہولت سے یہ تعلقات قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔ اس سے قبل بھی جماعتہائے احمدیہ کے کارکنوں کی تحریکاً اور بذریعہ اخبار اس ضرورت کی طرف توجہ منعطف کی جا چکی ہے۔ مگر بہت کم کارکنوں نے اس طرف توجہ کی ہے

ہمیں ضرورت ہے مندرجہ ذیل امور کے معلوم کرنے کی:۔ اوّل تعلیم یافتہ اور برسر روزگار قابل شادی افراد کی + دوم:۔ قابل شادی اناث کے متعلق خواہ ناکتخدا ہوں۔ یا بیوگان۔ دیہاتی ہوں یا شہری۔

موجودہ طریق کار شعبہ ہذا میں یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کے ورثاء کی طرف سے چٹھی موصول ہونے پر مطبوعہ درخواست فارم رشتہ ناطہ برائے تکمیل ضرورت مند احباب کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اور کچھ رشتے مندرجہ رجسٹر سے بھی انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ احباب خاص قابلیت اور اوصاف کے پائے جانے پر مصر ہوتے ہیں۔

لیکن اس وقت جو معلومات دفتر میں موجود ہیں ان میں نہیں پائے جاتے۔ اور جب شعبہ ہذا کی طرف سے معلومات حاصل کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ تو اکثر دوست چٹھیوں کا جواب تک نہیں دیتے۔ یا مطلوبہ کوائف نہیں بھیجتے۔ .... اس لئے رشتہ ناطہ کے بارے میں مشکل صرف یہی نہیں کہ معلومات کم بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ خاص اوصاف اور امتیازات پر زور دیا جاتا ہے۔ اور ایسی کڑی شرائط عائد کر دی جاتی ہیں۔ کہ ایک ایک رشتہ کے لئے بیسیوں جگہ کوشش کرنی ہوتی ہے۔ اس سے عرصہ کوشش و انتظار طول پکڑتا ہے اور ضرورت مند احباب کو ایک کٹھن منزل طے کرنی پڑتی ہے۔ اس مشکل کا علاج یہ ہے کہ جہاں تمام جماعتوں کی طرف سے معلومات نظارت ہذا کو بہم پہنچائی جائیں۔ وہاں مقامی کارکن احباب کو تلقین بھی کرتے رہیں۔ کہ کڑی شرائط کا عائد کرنا من حیث الوجوہ سخت نقصان دہ ہے... ان شرائط سے جو فائدہ متصور ہوتا ہے۔ وہ بہت تھوڑا۔ اور نقصان اس کا بہت زیادہ:

ناظر امور عامہ قادیان

آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ امرتسر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ حلقہ ہائے جماعت احمدیہ امرتسر کیلئے سید بہاول شاہ صاحب کو بطور آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان سے ہر ممکن رنگ میں اس کام میں تعاون فرما کر نظارت کو مشکور فرمائیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مین پوری:- مولوی فضل الدین صاحب نے گذشتہ ماہ دس مقامات کا دورہ کرکے انفرادی تبلیغ کے علاوہ جماعتوں کی تربیت کا کام بھی کیا۔

بگول:- مولوی عبدالعزیز صاحب نے ۲۲ تا ۳۱ امان/مارچ سات مقامات کا دورہ کرکے علاوہ انفرادی تبلیغ کے تین تقریریں کیں۔ نشر و اشاعت کا چندہ فراہم کیا۔ اور جماعتوں کی تربیت کا کام کیا۔ وصیت کی تحریک بھی کی۔

ادرحمہ:- مولوی محمد الدین صاحب نے ۲۴ تا ۳۱ امان/مارچ چھ مقامات کا دورہ کرکے تین تقریریں کیں۔ ۶ تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ بیس آدمیوں کو انفرادی تبلیغ کی۔

لائل پور:- مولوی عبدالقادر صاحب نے ۲۲ تا ۳۱ مارچ تین شہروں کا دورہ کرکے تین لیکچر دیئے۔ چار تبلیغی و تربیتی درس دیئے بیس آدمیوں کو انفرادی تبلیغ کی نظارت ہائے تعلیم و تربیت و بیت المال کے متعلقہ امور سرانجام دیئے۔

نواب شاہ (سندھ) مولوی غلام احمد صاحب فرخ ۹ تا ۳۱ امان/مارچ بوجہ بیمار رہنے کے صرف پانچ مقامات کا دورہ کرسکے تین تربیتی تقریریں کیں۔ پانچ تبلیغی و تربیتی خطوط لکھے۔ مولوی صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

بنگہ:- گیانی واحد حسین صاحب نے یکم تا ۲ شہادت/اپریل ایک پبلک جلسہ میں سکھ مسلم اتحاد پر تقریر کرنے کے لئے موضع ڈھیاں گئے۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد کئی سو تک پہنچ گئی۔ گیانی دھرم سنگھ صاحب سے تبادلہ خیالات کیا۔ تفسیر کبیر کا درس جاری ہے۔

آنبہ شیخوپورہ:- مولوی سید اعجاز احمد صاحب نے ایک پبلک جلسہ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی سامعین پر اچھا اثر رہا جن میں غیر احمدی بھی تھے۔ موضع کالیاں متصل آنبہ میں مولوی اعجاز احمد صاحب نے انسانی پیدائش کی غرض اور مولوی محمد حسین صاحب نے اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں کیں اور بعض معترضین کے اعتراضوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اسی طرح موضع ماہویاں میں مولوی محمد حسین صاحب نے انسانی پیدائش کی غرض پر تقریر کی۔

بھیرہ:- ۳۰ مارچ کو ختم نبوت کے موضوع پر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی۔ آخر میں مولوی محمد صدیق غیر مبایع نے سوالات کئے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا سامعین نے خوب دلچسپی لی۔

ماہجگا متصل بھیرہ۔ یکم اپریل کو قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور ختم نبوت کی حقیقت پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی سے متعلقہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

سیالکوٹ شہر:- محمد شفیع صاحب سیکرٹری وصایا لکھتے ہیں۔ ۱۵ ۳/۴۲ کو ایک بہت بڑے مجمع میں مختلف قسم کے ٹریکٹ اور اردو انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

نابھہ شہر:- ماہ تبلیغ (فروری) میں انصار اللہ نے دو جلسے منعقد کرکے اجرائے نبوت اور وفات مسیح پر تقاریر کیں۔ سلسلہ کا لٹریچر بصورت کتب و ٹریکٹ تقسیم کیا ۱۴ اشخاص زیر تبلیغ رہے۔

سید والا۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ نے مشترکہ چار اجلاس منعقد کئے اسی طرح لجنہ اور اطفال کے بھی چار چار اجلاس منعقد کئے گئے۔ پندرہ اشخاص نے دس دیہات میں تبلیغ کی۔ ایک بوڑھی بیوہ کا مکان جو بوجہ بارش گر گیا تھا۔ ۵۲ آدمی مرد عورتوں بچوں نے ملکر متواتر چار دن کام کرکے مکمل کر دیا۔ جماعت کے اس کام سے غیر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک موضع میں آٹھ میل کا پیدل سفر کرکے ایک احمدی کے جنازہ میں گیارہ آدمی سید والا سے شامل ہوئے۔

ساندھن:- مولوی منظور احمد صاحب نے ۱۴ تا ۲۰ امان/مارچ ۹ مقامات کا دورہ کرکے انفرادی طور پر اور بعض مجمعوں میں تبلیغ احمدیت کی۔ اس دورہ میں بہت سے مسلم اور غیر مسلم زیر تبلیغ رہے۔

راولپنڈی:- ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب نے سرگرمی کے ساتھ تبلیغ شروع کر دی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے دو لیکچر، درس تربیت آٹھ مناظرہ ایک اور پانچ نفوس کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ مناظرہ اہل پیغام کیساتھ تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس از سر نو جاری کیا گیا ہے۔

بھاگلپور:- عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی محمد سلیم صاحب نے ۲۴۶ میل کا تبلیغی سفر کرکے بھاگلپور۔ مونگھیر اور پٹنہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ تین لیکچر دیئے۔ اور ۷۵ نفوس کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں ایک شخص داخل احمدیت ہوا۔

میادی ڈوگراں (سیالکوٹ) مولوی محمد علی صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۱۴ میل کا تبلیغی سفر کرکے تقریباً چھ تقریریں کیں۔ نیز بہت سے لوگوں کو انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی۔

علاوہ ازیں بہت سے لوگوں کو قرآن کریم ناظرہ اور یسرنا القرآن کا سبق دیا گیا۔

لائل پور:- مولوی عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ نے حلقہ لائل پور سرگودھا میں تقریباً ڈیڑھ سو میل کا تبلیغی سفر بذریعہ ریل و سائیکل کیا اور چھ تقریریں کیں۔

تقریباً بارہ نفوس کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ آپ کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں ایک شخص داخل احمدیت ہوا۔

مالابار:- مولوی عبداللہ صاحب مالاباری نے عرصہ زیر رپورٹ میں کالیکٹ سے کانانور تک تقریباً ۵۶ میل کا تبلیغی دورہ کرکے پانچ لیکچر دیئے اور چھ نفوس کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک شخص بیعت کرکے داخل احمدیت ہوا۔

محمود آباد (جہلم) ماہ مارچ و اپریل ۱۹۴۲ء میں یہاں پر سات تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے اور ۱۲۹ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ تین دیہاتوں میں وفد بھیجکر ۱۶ عدد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

پشاور:- مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے دو مقامات کا دورہ کرکے چار تقریریں اور ایک مناظرہ کیا نیز ایک غیر مبایع دوست سے بھی دو گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ آپ روزانہ قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔

کراچی:- کراچی میں انفرادی طور پر تبلیغ کا کام جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چالیس اصحاب کو تبلیغ کی گئی اور ۱۳ مختلف کتب نیز اخبار "الفضل" بغرض مطالعہ دیئے گئے۔ ایک انگریزی ٹریکٹ بھی شائع کیا گیا۔ جس کا بہت ہی اچھا اثر رہا۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

ایک روایت کی تصحیح

اخبار "الفضل" ۱۹ اپریل صفحہ ۳ پر ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام روایات حکیم احمد دین صاحب مرحوم آف شاہدرہ کا مضمون چھپا ہے۔ اس میں سنہ ۱۹۰۰ء کے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ جس میں میرا نام چھپا ہے۔ لیکن میں اس وقت وہاں نہیں تھا۔ شائد سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا مدراسی ہونگے۔ میں تو اپریل سنہ ۱۹۰۰ء میں حضرت اقدسؑ کی طلبی پر قادیان آگیا تھا۔ اور عید الضحیٰ پر خطبہ الہامیہ سننے کے بعد ایک ہفتہ رہ کر واپس آگیا تھا۔ یہ واقعہ جو لکھا ہے۔ وہ ماہ رمضان کا ہے۔ میں تو ماہ رمضان میں قادیان میں موجود نہیں تھا۔ حلیہ بھی جو لکھا ہے وہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کا ہے۔ میں تو دبلا اور پست قد کا ہوں سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب بھاری بھر کم وزن کے اور اونچے قد کے تھے۔

خاکسار اسماعیل آدم

شیخ صاحب الدین صاحب گوجرانوالہ توجہ کریں

شیخ صاحب الدین صاحب جنگرہ ہاؤس گوجرانوالہ کے خلاف مبلغ ۲۱۵ روپے کی ڈگری بحق نظارت بیت المال مورخہ ۴۱/۱۰/۱۲ کی محکمہ قضاء سے صادر شدہ ہے شیخ صاحب نے پہلے شروع ۱۹۴۱ء سے ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اُسے پورا نہ کیا۔ اور جب شعبۂ تنفیذ اُن سے لگاتار مطالبے کرتا رہا۔ تو انہوں نے ۴۱/۴/۱۳ کو وعدہ کیا۔ کہ "ماہ مئی ۱۹۴۱ء کے آخر تک مبلغ ۱۵ روپے ضرور ادا کردونگا۔ اس کے بعد .... بہر حال اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے ادائیگی کردیا کروں گا جب تک کہ میرے حالات اچھے نہیں ہوتے۔" لیکن شیخ صاحب نے اپنے اس وعدہ کو بھی پورا نہیں کیا۔ انہیں زیر چٹھی ۴۵۸/۲۸-۶-۴۱ و ۵۹۴/۲۶-۸-۴۱ وعدہ یاد دلایا گیا۔ اور جب اُن کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ تو بذریعہ جوابی رجسٹری لکھا گیا۔ یہ رجسٹری اُن کے لڑکے نے وصول کی اور لکھا۔ کہ والد صاحب ایک ہفتہ کے اندر اندر تشریف لے آویں گے۔ شیخ صاحب نے سات ماہ سے اس رجسٹری کا بھی جواب نہیں دیا اُن کے فرزند شیخ محمد لطیف صاحب کو بھی صورت حال سے مورخہ ۴۲/۴/۸ کو اطلاع دیتے ہوئے ادائیگی کرانے کے لئے لکھا گیا۔ مگر انہوں نے بھی جواب تک نہیں دیا۔ شیخ صاحب الدین صاحب کو بھی اعلان کے متعلق بتایا گیا۔ مگر انہوں نے ادائیگی کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شیخ صاحب حسب وعدہ خود بقایا واجب الادا اقساط ایک ماہ کے اندر اندر شعبہ تنفیذ میں ادا کر دیں ورنہ اس میعاد کے گذرنے پر شیخ صاحب الدین صاحب کے اخراج از جماعت کی رپورٹ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے حضور پیش کردی جائیگی۔

(ناظر امور عامہ)

اخلاقی فرض

ہم کئی بار کے اعلانات کے بعد اور بار بار گذارش کر کے کہ اگر وی پی رکوانا ہو تو اطلاع دیدی جائے۔ وی۔ پی بھیجتے ہیں لیکن اسکے باوجود بعض دوست وی۔ پی وصول نہیں کرتے ہم ایسے اصحاب کے متعلق سوائے اسکے اور کیا عرض کریں۔ کہ وہ ایک اخلاقی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ ہم ایسے دوستوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون فرمادیں اور اس نہایت ہی پُرآشوب دور میں الفضل کو نقصان سے بچائیں۔ (منیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۲۷ اپریل ۔ برما میں گو چینی فوجوں کے ٹانگ ذگی پر دوبارہ قابض ہو جانے سے اس علاقہ میں برطانی افواج کی پوزیشن قدرے بہتر ہو گئی ہے ۔ لیکن مجموعی حیثیت سے گذشتہ دو ہفتہ میں برما میں صورت حالات بدتر ہو گئی ہے ۔ جاپانیوں نے موئیلم اور تبری کی درمیانی سڑک کو عبور کر لیا ہے ۔ اور اگر انہوں نے تیزی سے بڑھ کر مانڈلے اور لاشیو کے درمیان سڑک کو کاٹ دیا ۔ تو حالت تشویش انگیز ہو جائے گی ۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ستیانگ کے محاذ پر جاپانی فوجیں کچھ اور آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئی ہیں ۔ اور گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے

چنگنگ ۔ ۲۷ اپریل ۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے ۔ کہ چینی فوجوں نے برما میں ٹانگی کے بعد ہوپونگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے ۔ ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوج لیوکا سے کامیابی کے ساتھ پیچھے ہٹ آئی ہے ۔ اور شمال میں اپنی بڑی فوج سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے ۔ ایراوتی کے محاذ پر اتحادی فوجیں کاک یاؤنگ لائن پر قائم ہیں ۔

چنگنگ ۔ ۲۷ اپریل جنرل اسٹلول نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ چینی فوج نے جاپان کی مشینی فوج کا سلسلہ مواصلات منقطع کر دیا ہے ۔

چنگنگ ۔ ۲۷ اپریل ۔ چینی ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آزاد چینی فوج میں اس وقت پانچ لاکھ مسلمان سپاہی اور ۴۰۰۰ مسلمان افسر ہیں ۔ جن میں کئی جرنیل ہیں ۔ چیف آف دی جنرل سٹاف کا نائب بھی مسلمان ہے ۔

ٹوکیو ۔ ۲۷ اپریل ۔ جنرل ٹوجو وزیر اعظم جاپان نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ ابھی جنگ لڑی جانیوالی ہے اور لڑائی کے آنے والے مرحلہ میں ہی جاپانی قوم کے اتحاد کا حقیقی امتحان ہوگا ۔

واشنگٹن ۔ ۲۷ اپریل ۔ امریکہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ آغاز جنگ سے اب تک جاپان کے ۲۲۸ جنگی ۔ تجارتی اور فوج بردار جہاز غرق کئے جا چکے ہیں ۔ اور ۱۱۷ جاپانی جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے ۔

ملبورن ۔ ۲۷ اپریل ۔ ساحل ڈارون سے چند میل کے فاصلہ پر شمالی آسٹریلیا کی سب سے بڑی اور کامیاب فضائی جنگ ہوئی ۔ جس میں آٹھ جاپانی بمبار اور تین شکاری طیارے گرا دیئے گئے ۔ تمام کے تمام اتحادی طیارے صحیح و سالم واپس پہنچ گئے ۔

ماسکو ۔ ۲۷ اپریل ۔ ہٹلر نے اپنی تازہ تقریر میں موسم بہار کے حملہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کئے ہیں ۔ روسی جرائد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہٹلر کا نیا حملہ جرمن قوم پر ہی ہوگا ۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے ۔ کہ کل کے فضائی معرکہ میں جرمنی کے ۲۱ طیارے تباہ کئے گئے ۔ ہمارے صرف چھ کام آئے ۔

لنڈن ۔ ۲۷ اپریل ۔ وزارت فضائیہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے گذشتہ شب راسٹاک کی بندرگاہ پر چوتھا مسلسل حملہ کیا ۔ جس میں ڈیڑھ سو طیاروں نے کئی سو ٹن بم گرائے ہر طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے ۔ جس کے شعلے ڈیڑھ سو میل تک دکھائی دیتے ہیں ۔

لنڈن ۔ ۲۷ اپریل ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمن طیاروں نے کل مغربی انگلستان کے شہر باتھ پر منتقمانہ ہوائی حملہ کیا ۔ جس سے کافی شہری مارے گئے ۔ کچھ مالی نقصان بھی ہوا ۔ بعض اور شہروں پر بھی حملے ہوئے ۔

کراچی ۔ ۲۷ اپریل ۔ مشہور مسلم لیگی لیڈر سر عبداللہ ہارون گذشتہ شب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ۔ آپ کی عمر ۶۶ سال کے قریب تھی آپ قومی کاموں میں بہت دلچسپی لینے والے آدمی تھے ۔

دہلی ۔ ۲۷ اپریل ۔ مسٹر جناح نے گذشتہ دنوں مسلم لیگ فنڈ کے لئے چندہ کی اپیل کی تھی اس کے جواب میں چار ہفتوں میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے ۔ آپ کی طرف سے دس لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے ۔

چنگنگ ۔ ۲۷ اپریل ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ تمام چین میں عام لام بندی کا قانون ۵ مئی سے نافذ کر دیا جائیگا ۔

سان فرانسسکو ۔ ۲۷ اپریل ۔ ایک جہاز ساز کارخانہ ہر دوسرے روز ساڑھے دس ہزار ٹن وزنی تجارتی جہاز آب انداز کر رہا ہے ۔ اب اس نے ایک پہاڑی کو جو ساحل پر واقع اور اس کام کی رفتار میں رکاوٹ تھی ۔ اڑا کر صاف میدان بنا دیا ہے ۔ اور شروع مہینہ سے اب ایک جہاز روزانہ آب انداز کیا کرے گا ۔

ماسکو ۔ ۲۷ اپریل ۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ جنوبی محاذ پر روسی چھاپہ مار دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں ۔ کالینن کے محاذ پر ٹینکوں کی زبردست ٹکر ہوئی ۔ ایک جرمن ریل گاڑی جو فوج اور سامان جنگ لے جا رہی تھی ۔ روسی طیاروں کی بمباری سے اڑ گئی ۔ روسی طیارے جرمن سپاہیوں کی لاشوں کو لاد کر جرمنی پہنچ جاتے ہیں ۔ اور انہیں یہاں اتار دیتے ہیں ۔ ہر لاش کے ساتھ ایک کارڈ ہوتا ہے ۔ جس پر اس کے متعلق تفاصیل درج ہوتی ہیں ۔ جھیل لڈوگا اور جھیل المن کے محاذوں پر گذشتہ دو دنوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی ۔ جس میں دو ہزار فنی سپاہی ہلاک ہو گئے ۔

واشنگٹن ۔ ۲۷ اپریل مسٹر روزویلٹ نے آج امریکن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ جنگ طول پکڑ رہی ہے ۔ اور اشیائے خورد و نوش گراں ہوتی جا رہی ہیں ۔ اس لئے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے ۔ کہ ہم اخراجات کو گھٹائیں ۔ اور معیار زیست کو کم کریں ۔

دہلی ۔ ۲۸ اپریل ۔ امریکن ٹیکنیکل مشن عنقریب امریکن گورنمنٹ کو مشورہ دے گا ۔ کہ ہندوستان کو زیادہ سے زیادہ سامان جنگ فوراً مہیا کیا جائے ۔ مشن کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا ۔ کہ اگر فوجی صورت حال بہتر ہو گئی ۔ تو اسی سال امریکہ اور ہندوستان میں جہازوں کی آمد و رفت میں ترقی ہو جائے گی ۔

لنڈن ۔ ۲۷ اپریل ۔ ہندوستانی مسئلہ کے متعلق برطانی پریس میں طرح طرح کی باتیں چھپ رہی ہیں ۔ ایک اخبار نے لکھا ہے ۔ کہ اس سوال کو حل کرنے کے لئے اب پنڈت نہرو اور مسٹر جناح کو لنڈن بلایا جائے گا ۔

لنڈن ۔ ۲۷ اپریل ۔ فرانسیسی جزیرہ کیلیڈونیا میں امریکن فوجوں کے اترنے پر وشی گورنمنٹ کی طرف سے پروٹسٹ کیا گیا ہے ۔

نیویارک ۔ ۲۷ اپریل ۔ امریکہ کا سارا مشرقی ساحل فوجی کنٹرول میں دیدیا گیا ہے ۔ اور روشنی پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں ۔

کلکتہ ۔ ۲۷ اپریل ۔ کلکتہ کے واحد مسلم انگریزی اخبار سٹار آف انڈیا کی اشاعت آج سے ایک ہفتہ کے لئے ممنوع قرار دے دی گئی ہے ۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر :- غلام نبی ۔